



## سوال

(60) نماز جنازہ میں بلند آواز سے قراءت اور دعا؟؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز جنازہ میں بلند آواز سے قراءت اور دعا پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنازے کی نماز میں سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کی سورہ بلند آواز پڑھنا جائز بلکہ سنت ہے۔ مفتی الانبار میں ہے۔

عن ابن عباس انہ صلی علی جنازۃ فقراء بفاتحۃ الكتاب وقال لتعلموا انہ من السنۃ (رواہ البوداؤد، بخاری وترمذی۔ وصحیحہ والنسائی)

وقال فیہ فقراء بفاتحۃ الكتاب وسورۃ وجہر فلما فرغ قال ستہ وحق

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اور سورہ فاتحہ با آواز بلند پڑھی۔ اور فرمایا کہ میں نے سورہ فاتحہ کو با آواز بلند اس لئے پڑھا ہے۔ کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔ اور روایت کیا اس کو البوداؤد، بخاری اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور اس کو نسائی نے بھی روایت کیا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاتحہ الكتاب اور ایک اور سورہ پڑھی۔ اور با آواز بلند پڑھی۔ اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔ واضح رہے کہ اس روایت میں سنت سے مراد سنت نبوی ﷺ ہے۔ یعنی نماز جنازہ میں فاتحہ اور کوئی دوسری صورت با آواز بلند پڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ فقہ الباری میں ہے۔

وقد اجمعوا علی ان قول الصحابی سنۃ حدیث مرفوع الخ

یہ جماعی مسئلہ ہے کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سنت ہے۔ اس لفظ سنت سے مراد حدیث مرفوع (قول رسول اللہ ﷺ) ہے۔ علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نیل الاوطار صفحہ 53 جلد 3 میں فرماتے ہیں۔ (قولہ وجہر) فیہ دلیل علی الجہر فی قراءۃ صلوٰۃ الجنازہ یعنی لفظ جہر میں دلیل ہے۔ بلند قراءت پڑھنے کی نماز جنازہ پر۔

سراج الوہاج صفحہ 300 جلد نمبر 1 میں ہے۔

بل الحدیث فیہ دلالتہ واضعہ علی الجہر بالدعاء فی صلوٰۃ الجنازۃ ولانہ منہ شرعا وعقلا ولاداعی الیہ فیكون الجہر والاسرار فیہا سواء کما فی الصلوٰۃ الخ



بلکہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے۔ اوپر اونچی دعا پڑھنے کے نماز جنازہ میں اور اس سے کوئی منع کرنے والا نہیں شرعاً اور نہ عقلاً اور نہ کوئی اس کا دعوے کرنے والا ہے۔

پس جنازہ قراءۃ میں بلند آواز پڑھنی یا آہستہ پڑھنی جنازہ میں دیگر نمازوں کی طرح برابر ہے۔ جنازہ میں دعا بلند آواز سے پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ مسلم مسلم شریف اور نسائی شریف میں ہے۔

عن عوف بن مالک قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ یقول اللهم اغفر له وارحمہ الحدیث

یہ عالمی ذکر کر کے حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فتمتیت ان لو کنت انا المیت لدعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتاک المیت

پس آرزو کی میں نے کاش کہ یہ میت میں ہوتی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے شوق پیدا ہوا۔ ایک روایت مسلم میں یہ لفظ بھی ہیں۔ فحفظت من دعائہ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا اس وقت یاد کر لی یعنی رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ پڑھا۔ بلند آواز سے دعا پڑھی تو میں نے یاد کر لی۔ اب تمام احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورہ اور دعا رسول اللہ ﷺ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ جب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بلند آواز سے جنازہ کیوں پڑھا۔ تو جواب دیا کہ تم جان لو کہ یہ فعل سنت ہے جس طرح جنازہ میں سورہ فاتحہ و دیگر سورہ اور دعا بلند آواز سے سنت ہے اسی طرح قرآن شریف بھی بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے۔

نتیجۃ الرواۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ رجال اسناد مالک رجال الصحیح الح حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبد اللہ بن مسور بن مخزوم اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات سے قراءۃ بالبحر ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں۔ عون المعبود شرح ابی داؤد صفحہ 189 جلد 3 میں تمام روایات ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

قلت والظاهر ان الجهر والاسرار بالدعاء فی صلوة الجنائز جائز ان وکل من الامرین مروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهذا هو الحق واللہ اعلم

میں کہتا ہوں، جملہ دلائل سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنازہ میں قراءۃ بلند آواز یا آہستہ آواز سے پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ اور ہر فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ یہی بات حق اور درست ہے۔ ان تصریحات محققین سے جہری جنازہ کا جواز ثابت ہو گیا۔ لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اہل حدیث ہی کے بعض حلقے اس پر ناگواری ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک جائز بلکہ بعض کے نزدیک افضل امر پر کم از کم ناگواری ایک غلط رجحان ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

جلد 2 ص 58



## محدث فتویٰ